

کے ذریعے سے بہ

آسانی مٹائے جاسکتے

ہیں اور کوئی نشان

باقی نہیں رہتا۔

شرح : خواجہ

حالی فرماتے ہیں :

آنکھ کی تصویر ہر نامہ پہ کھینچی ہے کہ تا

تجھ پہ کھل جاوے کہ اس کو حسرت دیدار ہے

”یہاں از راہِ ظرافت غلط بردار کے یہ معنی لیے ہیں، جس پر سے

حرف غلط خود بخود داڑ جاتے۔ کہتا ہے، خط میں صرف ایک جگہ حرف

وفا لکھا تھا، سو وہ بھی مٹ گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ

کے خط کا کاغذ غلط بردار ہے کہ جو بات سچے دل سے اس پر

نہیں لکھی جاتی، وہ خود بخود مٹ جاتی ہے۔“

محبوب نے خط میں حرفِ وفا لکھا۔ چونکہ وہ محض رسماً لکھ دیا تھا اور خلوص

پر مبنی نہ تھا، اس لیے کاغذ نے غلط بردار ہونے کے باعث اسے خود بخود مٹا

دیا۔ مراد صرف یہ ہے کہ محبوب کہیں وفا کا ذکر بھی کر دیں تو اسے بے بنیاد

سمجھنا چاہیے، کیونکہ اس طبقے سے وفا کی امید ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔ شرح : سانس پے در پے آگ برسا رہا ہے، لیکن ہم جیسے تھے

ویسے ہی رہے اور جلے نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ صورتِ حال دل کی جلن کا باعث

ہے، کیونکہ ذوقِ فنا نامتام کا نامتام رہا۔ سانس کی آتشباری کے باوجود ہمیں جلا

نہ سکا۔ اس مضمون کا ایک شعر پہلے بھی آچکا ہے :

جلتا ہے دل کہ کیوں نہ ہم اک بار جل گئے

اے نامتامی نفسِ شعلہ بار حیف

مولانا طباطبائی نے اس کی سائنٹیفک توجیہ فرمائی ہے، یعنی ہر نفس سینے

میں جا کر اشتعال پیدا کرتا ہے اور وہی اشتعال باعثِ حیات ہے، حالانکہ ہر